REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲ — شمارہ ۳۸

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۱ شعبان ۱۳۹۳ ہجری — ۲۰ تبوک ۱۳۵۲ ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کی احمدیہ جماعتوں کا دَورہ فرمانے کے حسب پروگرام لنڈن واپس تشریف لے آئے اور مع خدام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں نائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

★— محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل سے لنڈن میں خیریت سے ہیں۔ آپ کو حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے تمام احباب کا پُرخلوص السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں پہنچا دیا ہے۔ حضور نے سب احباب کو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرمایا اور سب کے حق میں دُعا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے۔

قادیان ۱۸ تبوک (ستمبر)۔ سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طبیعت بحمد اللہ پہلے سے اچھی ہے تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ صحت بتدریج بحال ہو رہی ہے۔ احباب کامل شفایابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ تمام بچے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔ ★— حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ پونچھ کی

عظیم الشّان اور کامیاب سالانہ کانفرنس

شمعِ احمدیّت کے پروانوں کا روحانی اجتماع۔ علماءِ سلسلہ کی پُر مغز اور ایمان افروز تقاریر!

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس، نزیل پونچھ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ پونچھ کی سالانہ کانفرنس پونچھ شہر میں مورخہ ۲ اور ۳ ستمبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ سینکڑوں احمدی احباب کے علاوہ کانفرنس کے ہر دو اجلاسوں میں کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ پونچھ میں اس سے قبل بھی مختلف تبلیغی جلسے ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کانفرنس کی شکل میں اتنے وسیع پیمانہ پر اس قسم کا اجتماع پہلی دفعہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

روانگی یکم ستمبر صبح ۵ بجے ہم تینوں مبلغین محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل اور خاکسار جموں سے روانہ ہوئے۔ یہ راستہ بالکل پہاڑی ہے۔ بڑے بڑے اور اونچے اونچے پہاڑوں کے دامن اور پہلوؤں سے ہوتے ہوئے اس راستے پر مختلف پہاڑوں کے اوپر سے جب بس گذرتی تھی تو ایک خوف سا محسوس ہو رہا تھا۔ اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ہم ہوائی جہاز پر پہاڑوں کے اوپر سے پرواز کر رہے ہیں۔ اس وقت دوسری طرف ہمارے دِل شکرِ خداوندی سے لبریز تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اِن پہاڑی علاقوں میں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچائی اور اس آواز پر لبیک کہنے والی سینکڑوں سعادتمند روحیں پیدا کیں۔ قادیان کی گمنام بستی سے نکلی ہوئی اس رُوحانی قرنا کی گونج آج پہاڑوں سمندروں اور جنگلات کو چیرتی ہوئی دُنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ اور لاکھوں سعادتمند روحیں اس آواز پر لبیک کہہ رہی ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو باحسن وخوبی پورا فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ چنانچہ یہ علاقہ پونچھ بھی ہندوستان کے انتہائی شمال مغرب میں بالکل سرحد پر واقع ہے اور یہاں بھی خدا تعالیٰ نے کثیر تعداد میں احمدیوں کو آباد فرمایا ہے۔

استقبال اور جلوس ہماری بس شام کے چھ بجے شہر پونچھ میں پہنچی۔ بس سٹینڈ پر بیسیوں احمدی احباب پھولوں کے ہار لے کر استقبال کے لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے اُنہوں نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے استقبال فرمایا۔ اس کے بعد سب نے ہمیں پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور ایک جلوس کی شکل میں یہاں کے بازار اور جگہوں سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مسجد احمدیہ پہنچے۔ کسی جلوس کا اس رنگ میں نعرہ ہائے تکبیر

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۲ پر)

راجوری میں جماعتِ احمدیہ کے پُر امن جلسہ میں

مخالفین کی ہنگامہ آرائی

متعدد احمدی زخمی ہوگئے۔ جماعتِ احمدیہ کا ایک اہم ریزولیشن

جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام راجوری (صوبہ جموں) میں ایک [illegible] بجے بعد [illegible] منعقد [illegible] جلسہ کی [illegible] قبل ازیں افسرانِ بالا سے باضابطہ حاصل کی جاچکی تھی۔ اور مخالفین [illegible] کے بارے میں [illegible] اطلاع [illegible] دی گئی تھی۔ افسرانِ بالا نے ہمارے کارکنان کو یہ یقین دلایا تھا کہ وہ حفاظت کا مناسب انتظام [illegible] جماعت [illegible] جلسہ [illegible] پہنچے تو مخالفین [illegible] آنا شروع ہوئے۔ جب ہم نے نمازیں شروع کیں تو انہوں نے تمسخر کرنا اور آوازے [illegible] شروع کر دیا۔ جلسہ کے انتظام کے لئے پولیس کے چند افراد [illegible] موجود تھے۔ جب نمازوں کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جس کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فرما رہے تھے تو مخالفین نے اپنی ہلڑ بازی کو جاری رکھا۔ تلاوت ونظم کے بعد جب محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر [illegible] کی اور احباب کو صبر وتحمل [illegible] کی ابتداء کے بعد آنحضرت [illegible] کے بعض پہلوؤں کو بیان کرنا شروع [illegible] عناصر نے مولوی محمد عالم شاہ [illegible] میں آگے بڑھنا شروع کیا۔ اور احمدیوں پر [illegible] ہوئے۔ اور ان کو لاٹھیوں سے زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ پولیس کی فورس چونکہ تھوڑی تھی [illegible] اپنی طرف سے کوئی مقابلہ [illegible] ہو گئے۔ اور احمدیوں [illegible] اور پتھروں سے مارنا شروع کر دیا [illegible] ان کے حملہ کا خاص نشانہ تھے [illegible]

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئدادِ سالانہ کانفرنس علاقہ پونچھ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بلند کرکے اس علاقہ سے گزر طویل عرصہ کے بعد ہوا تھا۔ اس لئے تمام لوگ سڑکوں کے دونوں طرف اور دکانوں اور گھروں کے باہر پُر اشتیاق کھڑے تھے۔ اِس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ اور اس کانفرنس کی خاطر خواہ تشہیر ہوگئی۔

مسجد احمدیہ فضل خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شہر پونچھ میں جماعت احمدیہ کی ایک عظیم الشان اور وسیع سہ منزلہ مسجد ہے۔ اور یہ شہر میں ایک اونچی جگہ پر ہے۔ اور ایک بلند مینار بھی ہے۔ اس لئے تمام شہر میں یہ مسجد اور اس کا مینار نمایاں نظر آرہا تھا مسجد کی پہلی منزل میں دارالتبلیغ، مہمان خانہ وغیرہ کے لئے چند کمرے بنے ہوئے ہیں اور اوپری حصہ میں ایک وسیع ہال ہے۔ جسے مسجد کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ مسجد شہر پونچھ کی دوسری مسجدوں سے بہت بڑی اور بلند ہے۔

یہ مسجد تقسیم ہند سے قبل احمدیوں نے تعمیر کی تھی۔ لیکن تقسیم کی گڑبڑ میں یہ غیروں کے ہاتھ آگئی۔ بالآخر ۱۹۶۰ء میں پھر دوبارہ احمدیوں کو حاصل ہوئی۔ اس سلسلہ میں اُس وقت کے وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر بخشی غلام محمد صاحب کا بھرپور تعاون حاصل رہا تھا۔

گورودوارہ میں تقریر ہمارے پہنچنے کے دوسرے دن یہاں کے ایک مقامی گوردوارے میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی ایک تقریر ہوئی اس وقت سکھ بھائیوں کا ایک کثیر اجتماع تھا۔ احمدیوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج انسان خواہ وہ جس مذہب کے ساتھ بھی تعلق رکھنے والا کیوں نہ ہو، دُنیا کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہے۔ جب بھی دنیا میں ایسا خطرناک رجحان پیدا ہوتا ہے تو دنیا کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامورین آتے ہیں۔ آپ نے گورو گرنتھ صاحب کی مختلف گوربانیوں سے بتایا کہ مامورین کے بغیر انسان کا تعلق خدا سے پیدا نہیں ہوسکتا۔ آپ نے گورو نانک جی کے وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد گورو جی کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے گورو جی کی تعلیمات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان فرمائیں۔ اور آپ کی سیرت و سوانح کے بعض واقعات بیان کئے۔ نیز گورو نانک جی اور باقی سکھ گوروؤں کے مسلمانوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں جو قریباً ۳/۴ گھنٹے تک جاری رہی سکھ مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ

کی تقریر کے بعد گیانی ہرجیت سنگھ صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اوران نصائح پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

قادیان سے علاقہ پونچھ میں وفد کی آمد

اِس کانفرنس سے قریباً ڈیڑھ ماہ قبل یعنی مورخہ ۱۵ر جولائی کو پانچ افراد پر مشتمل ایک تبلیغی و تربیتی وفد علاقہ پونچھ میں وارد ہوا تھا۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل چارکوٹ میں، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کالابن اور لوہارکا میں، مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر بڈھانوں اور راجوری میں، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر پٹھانہ تیر اور شیندرہ میں، اور مکرم مولوی تشکیل احمد صاحب طاہر نوناں بانڈی اور درہ دُلیاں میں متعین ہوئے۔ اور اپنی ہمت کے مطابق تبلیغی و تربیتی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ فجزاھم الله احسن الجزاء۔

کانفرنس کے انتظامات تبلیغی وفد کے جملہ اراکین مورخہ ۲۸ر اگست کو ہی پونچھ شہر آگئے۔ تاکہ سالانہ کانفرنس سے متعلقہ انتظامات سرانجام دیئے جائیں۔ چنانچہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ علاقہ پونچھ کی زیرِ نگرانی ان سب اراکینِ وفد نے نہایت خلوص اور تندہی اور باہمی تعاون سے کانفرنس کے متعلقہ تمام اُمور تسلی بخش طور پر سرانجام دیئے۔ اِس سلسلہ میں چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت پونچھ اور مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب کی بھرپور معاونت بھی حاصل رہی۔ نیز اس کانفرنس کی کامیابی میں شہر کے دیگر معززین اور افسران نے بھی پورا تعاون فرمایا۔

تشہیر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اِس کانفرنس کی تشہیر سارے علاقہ میں نہایت وسیع پیمانہ پر اور تسلی بخش رنگ میں ہوئی شہر اور اس کے مضافات میں ہزاروں کی تعداد میں بڑے بڑے پوسٹرز چسپاں کئے گئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اشتہارات بھی کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ نیز شہر کے معززین اور افسرانِ حکومت کے نام باقاعدہ دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔ اس طرح خدا کے فضل و کرم سے اِس کانفرنس کی اطلاع یہاں پر ہر ایک کو ہوئی۔

مہمانانِ کرام علاقہ کی تمام آبادیاں پہاڑوں کے اُوپر، پہلو اور دامن میں بسی ہوئی ہیں۔ اور جماعتیں بھی اسی طرح پہاڑوں میں ہی ہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل جماعتوں سے احمدی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

چارکوٹ۔ کالابن۔ لوہارکا۔ بڈھانوں۔ پٹھانہ تیر۔ شیندرہ۔ گُورسائی۔ سلوہ۔ نوناں بانڈی۔ درہ دُولیاں۔ بنگھیوٹ اور کنویاں۔

ان کے علاوہ قادیان سے مکرم ستری علی محمد صاحب اور مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد بھی تشریف لائے۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا بہترین انتظام تھا۔

کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۲ر تبوک ۱۳۵۲ ہش بروز اتوار صبح سے لیکر بارہ ۱۲ بجے تک معززینِ شہر اور دیگر دوستوں سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات کا گذرا۔ ۱۲ بجے سے ۲½ بجے تک پہلا اجلاس مسجد احمدیہ کے بالائی حصہ میں منعقد ہوا۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر منار پر نصب کیا گیا تھا اس لئے تقاریر کی آواز تمام شہر میں گونج رہی تھی۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام سارے شہر میں نہایت عمدگی سے پہنچا۔ علاوہ ازیں کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات دونوں دِنوں کے جلسوں میں حاضر ہوئے اور سنجیدگی، متانت اور دلجمی سے جملہ تقاریر سُنتے رہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر لے کر گئے۔ چنانچہ وہ بازاروں اور گلی کوچوں میں تقاریر پر اظہارِ تحسین کرتے رہے۔

پہلا اجلاس محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت کانفرنس کا پہلا اجلاس ۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار ۱۲ بجے دوپہر خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فاضل یادگیری نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

افتتاحی تقریر اس کے بعد مکرم صاحبِ صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ دُنیا میں مختلف قسم کے جلسے مختلف سیاسی، سماجی اور دیگر دنیوی اغراض کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ اجتماع خالصتہً روحانی اور دینی ہے۔ جس کا سیاسیات کے ساتھ یا کسی دنیوی غرض و غایت کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے توحید کی حقیقت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی عظیم الشان اور عالمگیر سرگرمیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

پیغام اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج مبلغ نے محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کا ایک رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا جس میں آپ نے احمدیوں کی بعض ذمہ داریوں کی طرف نہایت احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سیرت النبی صلعم سب سے پہلے خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کرتے ہوئے بنی نوعِ انسان پر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات بیان کئے اور ساتھ ہی حضور اکرم صلعم کے عشقِ خدا اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات پر روشنی ڈالی۔ بالآخر آپؐ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پیدا شدہ عظیم رُوحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سیدنا حضرت رسولِ کریم صلعم کے ایک زندہ رسول اور اسلام کے ایک زندہ مذہب اور قرآن کریم کے ایک زندہ کتاب ہونے کا روشن نشان ہے۔

مقامِ محمدیت پر ایک سکھ گیانی کی نظم

خاکسار کی تقریر کے بعد ایک سکھ وِدوان۔ شری اکالی درشن سنگھ جی نے مقامِ محمدیت کے عنوان پر ایک وجد آفریں پنجابی نظم پڑھ کر سُنائی۔ آپ نے نظم سُنانے سے قبل فرمایا کہ مجھے جماعتِ احمدیہ کا ایک کتابچہ بعنوان "مقامِ محمدیت" ملا تھا اُسی کی بنیاد پر مَیں نے یہ اشعار ترتیب دیئے تھے۔ (باقی ص۹ پر)

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۲ر تبوک (ستمبر)۔ علاقہ کشمیر اور پونچھ کی کامیاب صوبائی کانفرنسوں میں شرکت کے بعد ہر سہ مرکزی مبلغین بخیر و عافیت آج شام کو قادیان پہنچے دو تین روز قیام کے بعد اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر کو روانہ ہوگئے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ حیدرآباد اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ مدراس بعد نماز جمعہ ۱۴/۹/۷۳ کو اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی بذریعہ ۱۵/۹/۷۳ کو علی الترتیب حیدرآباد۔ مدراس اور بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو اور ہر میدان میں ان کی نصرت و تائید فرمائے۔

۱۳ر تبوک۔ مبلغین کی قادیان میں آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام رات کے وقت مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں ہر سہ مبلغین کرام نے علاقہ جموں و کشمیر اور پونچھ میں اپنے تبلیغی دورہ اور وہاں کی کانفرنسوں کے ایمان افروز کوائف سُنائے۔ اور راجوری میں پیش آنے والے واقعہ کی تفصیلات اور وہاں کے احبابِ جماعت، علاقائی مبلغین اور تبلیغی وفد کے اراکین کی قربانیوں، خلوص و محبت اور فدائیت کے رُوح پرور واقعات بیان کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مقامی مستورات بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شریک ہوئیں۔

۱۶ر تبوک۔ مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کا حضرت امیر صاحب مقامی نے دُعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ اور بعض افسران صیغہ جات اور متعدد احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ ★ ۱۷ر تبوک۔ مکرم محمود احمد صاحب آف تنزانیہ (مشرقی افریقہ) واہگہ بارڈر سے مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔

خطبہ جمعہ

ایمان بالغیب قربانیاں دینے کی راہوں کو آسان کرتا اور افضالِ الٰہیہ کے حصول کا باعث بنتا ہے

اس امر پر کامل ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

غلبۂ اسلام کیلئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں اُن کے نتیجہ میں عظیم و عدیم المثال لذت اور سرور حاصل ہوگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم وفا ۱۳۵۲ ہش مطابق یکم جولائی ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے کافی تکلیف رہتی ہے۔ ایک تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری تکلیف کو دور کرنے کے سامان کر دے۔ اور دوسرے ہم اجتماعی دعا بھی دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے اور اس گرمی کی شدت کو بھی دور کرے اور اپنے فضلوں کے سامان ہر طرح ہم سب کے لئے پیدا کرے۔

علم اور ایمان

میں بنیادی فرق ہے۔ علماء اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز کی حقیقت ہر طرح سے کھل جائے۔ یا ایک واضح حصہ اس کا کھل جائے۔ مثلاً یہ علم ہے کہ اس وقت دن ہے رات نہیں ہے۔ یہ ایک واضح چیز ہے۔ جو علوم ہر آدمی کے لئے اتنے واضح نہیں مثلاً طبعی کے اصول ہیں، فزکس کے۔ یا علم کیمیا کے اصول ہیں۔ ان علوم کے علماء ان اصول کا اس وقت علم رکھتے ہیں۔ جب وہ اصول ان پر واضح ہو جائیں۔ اور کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔ اس سے ورے ورے تحقیق کا مسئلہ ہے یعنی کوشش کرکے اور دعائیں کرکے Conciously یا Unconciously یعنی شعور میں بھی ہو کر ہم دعا کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کرنی چاہیئے۔ اور تحت الشعور بھی بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ جس وقت ایک سائنسدان کسی مرحلہ پر اپنی بے بسی کا احساس کرتا ہے تو اس وقت وہ کسی غیر مرئی چیز کا سہارا لیتا ہے۔ اسی وقت اس کے سامنے اندھیرا ہوتا ہے۔ ایک عارف عارفانہ دعا کرتا ہے۔ اور ایک جاہل جاہلانہ دعا کرتا ہے۔ علم کی بھی مختلف حیثیتیں ہیں۔ ہر انسان کے سامنے ہزاروں باتیں آتی ہیں۔ اور وہ ان کا علم رکھتا ہے۔ مثلاً میں نے ایک مثال دی کہ آپ سب اس بات کا علم رکھتے ہیں۔ کہ اس وقت دن ہے۔ رات نہیں۔ ہم اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ آج جمعہ ہے۔ پیر نہیں ہے۔ ہم اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ مسجد کے ہال میں احمدی بیٹھے ہیں۔ (ممکن ہے ہمارے دوسرے دوستوں یعنی غیر احمدیوں میں سے بھی کوئی دوست ہو) غرضیکہ بے شمار اس قسم کی واضح باتیں ہیں جو ہمارے علم میں آتی ہیں۔ وہ ہے علم عام الناس کا۔ یا ایک سائنسدان کا علم ہے۔ جس وقت کسی اصول اور قاعدے کو وہ واضح طور پر عیاں سمجھے وہ اس کا علم ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس قسم کے علوم میں آج ایک سائنسدان کا جو مسلّم ہے۔ کل اُس کو اس کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ان معاملات میں بسا اوقات واضح حصہ کھل جانے پر یقین کر لیتا ہے۔ لیکن ابھی اس کی حقیقت ہر طرح سے کھلی نہیں ہوتی۔ پس جس وقت کوئی چیز واضح حصہ کھل جانے کی وجہ سے "معلوم" ہوتی ہے۔ تو وہ اس عالم کا علم بن جاتا ہے۔ لیکن چند سال کے بعد مزید تحقیق کے نتیجہ میں وہ بات واضح نہیں رہتی اور شبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ بات علم سے باہر نکل جاتی ہے۔ اس کے برعکس حقیقی علم وہ ہے جو ظاہر اور عیاں ہے یہ احساس، کہ میں ہوں۔ میں بھی ایک انسانی فرد ہوں۔ یہ اس کا علم ہے۔ یہ بڑی واضح چیز ہے۔

ایمان کے مفہوم میں بنیادی طور پر یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ کچھ پہلو غیب میں ہیں۔ جس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ اسی واسطے قرآن پاک کے شروع میں ہی یؤمنون بالغیب کہا گیا ہے۔ پس غیب کی باتوں کو مان لینا۔ یہ ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان' ایمان ہے ہی نہیں۔ مثلاً اس علم پر کہ آج جمعہ ہے۔ اور اس وقت دن کا ایک حصہ ہے کوئی ثواب نہیں۔ کیونکہ یہ بات اتنی ظاہر ہے کہ نہ صرف انسان بلکہ چمگادڑ کو بھی پتہ ہے اسی لئے جب دن غائب ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر نکل آتی ہے۔ پس دن کے وقت اس کا چھپ جانا اور رات کو باہر نکل آنا۔ یہ بتاتا ہے کہ دن اور رات اتنی واضح چیز ہے کہ انسان کے علاوہ دوسری بہت سی مخلوقات کو بھی پتہ ہے۔ سارے جاندار حیوانات کو پتہ ہے۔ پھر درختوں کو پتہ ہے۔ کیونکہ ان کا دن اور رات کا ردِ عمل مختلف ہے۔ ان کا ردِ عمل دن کے وقت اور ہے اور رات کے وقت اور ہے مثلاً دن کے وقت درخت آکسیجن باہر نکالتے ہیں۔ اور رات کے وقت کھاتے ہوتے ہیں۔ تو دن اور رات کے ردِ عمل میں فرق ہے۔ کہ جس قسم کی بھی حس اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دی گئی ہے۔ وہ اس میں تمیز کر رہے ہیں۔ لیکن سب مخلوقات میں سے صرف انسان کو ثواب ملتا ہے۔ ثواب علم پر نہیں۔ منتا ایمان پر ملتا ہے۔ اور

ایمان کا لازمی حصہ

غیب پر ایمان لانا ہے۔ غیب پر ایمان عقلاً آگے دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے ایک وہ غیب ہے جس کے حق میں قرائن مرجحہ نہیں ہیں۔ قرائن تو یہ نہیں ہیں اور جس غیب کا میلان یقین کی نسبت شک کی طرف زیادہ ہے۔ اسلام نے ہمیں اس غیب پر ایمان لانے کے لئے نہیں کہا۔ جیسا کہ قرآن کریم کے بہت سے مقامات سے یہ بات عیاں ہے۔ ایک غیب وہ ہے جس کا میلان شک کی نسبت یقین کی طرف زیادہ ہے۔ پس قرائن تو یہ مرجحہ جہاں پائے جاتے ہیں۔ ایک مومن اس پر ایمان لاتا ہے۔ مثلاً ایمان باللہ ہے۔ اس ایمان کا ایک

پہلو علم کی طرح عیاں ہے۔ اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا تعلق ہے اس کا ایک پہلو عیاں بھی ہے۔ لیکن جو تصور اسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیا ہے اس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی وسعتوں کے مقابلہ میں یہ عیاں پہلو اتنا بھی نہیں۔ جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ اُٹھا لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی صفات کے جلووں کی حد بندی نہیں کی جاسکتی وہ ذات غیر محدود ہے۔ اور کسی محدود کی غیر محدود کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ایک حصہ تو ہمارے سامنے آگیا۔ لیکن بڑا حصہ ہم سے پوشیدہ ہے۔ اس پر ہم ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے ان جلووں پر جو ہنوز پردۂ غیب میں ہیں۔ پھر ایمان بالغیب کا تعلق

ملائکہ اور حشر و نشر

سے ہے۔ وہ ایمان بالغیب کی ایک اور لائن ہے۔ ایمان بالغیب کے کچھ اور پہلو بھی ہیں۔ جنہیں میں مثال کے طور پر بیان کر دیتا ہوں (۱) ایمان بالغیب کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کی شخصیت اور وجود پر ایمان لانے سے بھی ہے۔ اس پاک و مطہر وجود کا ایک حصہ ایک دور کے انسان پر ظاہر ہوتا اور ایک بڑا حصہ ہر دور کے انسان کی نظر سے غائب رہتا ہے۔ مثلاً ایک پہلو جو ہم آپ کی ذات کا لیں وہ محسن ہونے کا ہے۔ ہر صدی کے حالات و احوال کے اختلافات کی وجہ سے اس احسانِ عظیم کی بعض پوشیدہ باتیں سامنے آتی ہیں۔ پہلی صدی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس ایمان پر قائم ہونا کہ قیامت تک کے لئے آپ

ایک عظیم محسن کی حیثیت

رکھتے ہیں۔ آپ پر ایمان لانے کا ایک پہلو ہے۔ پہلی صدی میں اس احسانِ عظیم کے کچھ جلوے ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ جلوے تو ظاہر نہیں ہوئے۔ جن کے نتیجہ میں ہم یہ کہہ سکیں کہ آپ قیامت تک کے لئے دنیا کے محسن اعظم ہیں۔ پہلی صدی کے بعد قیامت تک آپ کے احسان کے جو پہلو انسان کے سامنے آنے تھے۔ پہلی صدی کے لئے تو وہ جلوے پردۂ غیب میں تھے۔ لیکن ان پر ایمان لانا ضروری تھا۔ ورنہ ایمان بالرسول نہ ہوتا۔ لیکن صرف یہ فقرہ کہ "ہمارے محسن ہیں"۔ حقیقی ایمان نہیں۔ حقیقی ایمان یہ ہے کہ ہمارے بھی محسن ہیں اور قیامت تک بنی نوع انسان کے بھی محسن ہیں۔ اور یہ ایمان بالغیب ہے۔ جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ مثلاً آج کی دنیا

انقلابات کی دنیا

ہے۔ ایسے انقلابات بھی آئے کہ جن کا ایک حصہ غلبۂ اسلام کی مہم میں ممد ثابت ہوا اور ہو رہا ہے۔ لیکن ایک حصہ ایسا تھا۔ جو نوع انسان کے ایک بڑے حصہ کو خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے دور لے جانے والا تھا۔ یہ جو مسائل آج کی دنیا کے سامنے پیدا ہوئے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ہمارے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم بھی دی۔ اور ان حالات میں اپنا ایک اُسوہ بھی جماعت کے سامنے پیش کیا۔ یہ باتیں پہلی صدیوں کے انسانوں کے لئے غیب کا حکم رکھتی ہیں۔ اور آج کے بعد قیامت تک جو مسائل نوع انسانی کے لئے پیدا ہوں گے۔ ان کے حل کے لئے قرآنی تعلیم کے وہ پہلو جن کا ان مسائل کے ساتھ تعلق ہے۔ اور آپ کے اسوہ کے وہ جلوے جن کا اس زمانہ کے انسان کے ساتھ تعلق ہے۔ آج ہمارے لئے غیب ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت تک کے لئے

نوع انسان کا محسن

سمجھ کر ایمان لانا اس ایمان بالغیب کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اور قرآن تو یہ مرتّبہ کی وجہ سے ہم ایمان لاتے ہیں۔ مثلاً پہلی صدی کے انسان نے کہا کہ میرے اوپر احسان کیا اور یہ کہنے کے بعد احسان کیا کہ میں تمہارے لئے محسن اعظم ہوں۔ آپ نے جو کہا وہ ہماری زندگیوں میں پورا ہوا۔ جو آئندہ کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ پورا ہوگا۔ اسی طرح اور بیسیوں پہلو پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو قرآن کا حکم رکھتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں ترجیح اس بات کو دی گئی کہ ہم یقین کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور ایمان لے آئیں۔

قرآن کریم نے اسی تسلسل میں یہ دعویٰ کیا کہ میں اب ہمیشہ کے لئے نوع انسانی کے ہر قسم کے مسائل کو حل کروں گا۔ اور قرآن کریم نے ایک بڑا قوی قرینہ جو قائم کیا۔ وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو ہمیشہ مطہر بندے سمجھ سکیں گے۔

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

میں جہاں اس بات کا ذکر ہے کہ مطہرین پر نئے سے نئے اسرار قرآنی کھولے جاتے ہیں۔ وہاں یہ بھی تو ذکر ہو گیا نا کہ قرآن کریم میں اسرار و رموز چھپے ہوئے ہیں۔ ورنہ مطہر کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اگر ہر چیز قرآن کریم کی پہلی صدیوں میں ظاہر ہو گئی۔ تو پھر نہ قرآن کریم پر ایمان بالغیب کی ضرورت ہے۔ نہ آئندہ کسی مطہر کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے علوم میں کوئی اسرار و رموز اور بنیادی حقیقتیں جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ باقی نہیں رہیں۔ تو قرآن کریم پر ایمان' ایمان بالغیب سے بھی تعلق رکھتا۔ یعنی کتاب مبین کے ساتھ ساتھ ایک بڑا حصہ ایمان بالغیب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی

کتاب مکنون پر ایمان

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ سے انتہائی محبت کرنے والے اولیاء کے ذریعہ اور پھر آج کے زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ بہت سی بشارات دی گئی ہیں۔ بشارات کے اصولی طور پر دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ صبح کے وقت بشارت دی گئی۔ اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ پوری ہو گئی۔ ایک وہ ہے کہ بشارت دی گئی۔ اور اس کے لئے کوئی وقت دو چار یا پانچ سال بعد کا مقرر کر دیا گیا۔ مثلاً مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی۔ جو کسی کے لئے انذار نہیں رکھتی۔ لیکن غلبۂ اسلام کے لئے بڑی بشارت تھی۔ اور لیکھرام کی پیشگوئی، جو اس کے لئے انذاری پیشگوئی تھی لیکن اسلام کے حق میں انتہائی مبشر پیشگوئی تھی۔ کیونکہ اصل غرض کسی کی جان تو نہیں تھی۔ اصل غرض تو یہ تھی کہ ہر وہ زبان خاموش کر دی جائے گی۔ اور ہر وہ قلم توڑ دی جائے گی۔ جو اسلام کے خلاف اس قسم کے ظالمانہ اور بہیمانہ طریقہ پر اُٹھے گی۔ پس ایک بشارتیں وہ ہیں۔ جو بہت جلد یا تھوڑے عرصہ میں پوری ہوتی ہیں۔ اور ایک وہ بشارتیں ہیں۔ جن کا تعلق اگلی صدی سے ہے یا جن کا تعلق تدریجی طور پر دنیا میں ایک انقلاب بپا کرنے سے ہے۔ وہ "غیب" ہیں۔ لیکن یہ قرائن اس غیب پر ایک متقی کو ایمان لانے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ یہ قرائن ہیں کہ وہ باتیں جو صبح کہی گئیں۔ اور دوپہر کو پوری ہو گئیں۔ اور وہ باتیں جو آج کہی گئیں۔ اور کل پوری ہو گئیں۔ اور وہ باتیں جو اس سال کہی گئیں۔ اور اگلے چند سالوں میں پوری ہو گئیں۔ اس لئے وہ بشارتیں جن کا تعلق

مستقبل بعید

یا نسبتاً مستقبل بعید سے ہے۔ وہ بھی چونکہ اس منبع کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ جس کی طرف جلد پوری ہونے والی بشارتیں منسوب ہیں۔ اس لئے یہ بھی پوری ہو جائیں گی۔ یہ بھی ایمان بالغیب ہے۔ پس ہر پہلو میں ایمان بالغیب ہمارے لئے۔ اس رحمت کو جذب کرتا ہے، جس پر ثواب ملے گا۔ اور جو ہو چکا جو غیب بعد میں ظاہر بن گیا۔ اس پر ایمان ہمارے لئے وہ لذت مہیا کرتا ہے۔ جو آج ہم حاصل کر رہے ہیں۔ دو مختلف پہلو ہیں ایک ہمارے لئے روحانی لذتوں اور سرور کا باعث بنتا ہے۔ ایک بات پوری ہو گئی کتنی خوشی ہوتی ہے۔ اور ایک چیز کا ہمارے مستقبل کے ساتھ تعلق ہے۔ اور ہمارے لئے باعثِ ثواب ہے۔ اور ثواب کے حصول کی اصل جگہ تو اخروی زندگی ہے۔ اور وہ بھی ایمان بالغیب سے تعلق رکھتی ہے۔ ایمان بالغیب ثواب کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ اور اس ایمان کے بغیر ایک مومن متقی وہ قربانیاں دے ہی نہیں سکتا۔ جن کا اس سے

مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں یہ ایمان کی طاقت ہے۔ یہ ان قرآئن مرجحہ کی قوت ہے۔ جو ایک عاشقِ خدا اور

محبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے وہ قربانیاں دلواتا ہے۔ جن کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ وہ شخص غیب پر ایمان لاتا اور ان بشارتوں پر اس قدر یقین رکھتا ہے۔ جس قدر حاضر بشارتوں پر۔ پس غیب پر یقین ہی ہے۔ جو ثواب کا باعث بنتا ہے۔ انسان کہتا ہے ہم سے جو مانگا گیا دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہم سے جو مانگا گیا جب دیا گیا تو اس کا بدلہ اتنا عظیم ملا، اتنا حسین ملا، اتنا سرور اور لذت پیدا کرنے والا ملا کہ اس تجربہ کے بعد اب

ایمان بالغیب کے نتیجہ میں

جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ ان کا جو ثواب اور ان کے نتیجہ میں جو لذت و سرور ملیگا۔ (چونکہ قربانیوں کا مطالبہ پہلے سے بڑھ کر ہے۔) وہ ثواب اور وہ لذت اور وہ سرور پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ عقل یہی نتیجہ نکالتی ہے۔ پس علم اور ایمان میں یہ فرق ہوا کہ علم اس چیز کا ہوتا ہے۔ جو ظاہر اور عیاں ہو جائے اس سے پہلے پہلے علم کے میدان میں تحقیق ہوتی ہے اور تحقیق کے نتیجہ میں جو دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے۔ وہ مجموعی طور پر انسانی علم کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے بنیادی شرط ہے کہ کچھ پوشیدہ باتوں کو ایمان بالغیب کے طور پر یقینی طور پر تسلیم کیا جائے جہاں تک قرآئن اور دلائل کا سوال ہے۔ قرآئن مرجحہ ہیں۔ لیکن جہاں تک عقیدہ کا سوال ہے۔ معلومات ظاہرہ کی نسبت زیادہ یقین غیب کی باتوں پر ہے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو گیا۔ اور جب اس کو پہچانا، جب اس کے پیار کے جلوے دیکھے۔ جب اس کی معرفت حاصل کی تو پھر غیب کے باوجود یقین محکم پیدا کرنے کا ذریعہ علم کے مقابلہ میں ایمان بالغیب زیادہ ہے اور آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے۔ جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں۔ وہ بڑی عظیم ہیں۔ لیکن اس کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے۔

ہم ایک چھوٹی سی جماعت، ہم ایک غریب سی جماعت ہم دنیاوی معیار کے مطابق بے سہارا سی جماعت ہیں۔ ہمارے پاس سیاسی اقتدار نہیں ہمارے پاس کوئی دنیاوی مادی طاقت نہیں۔ غرض کچھ بھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایمان بالغیب کے حکم کے ماتحت ہماری توجہ اس طرف پھیری اور ہمیں توفیق دی کہ ہم اس بات پر یقین کامل رکھیں کہ یہ غیب کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور جو لذت اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے سے ہمیں مل سکتی ہے اور جو سرور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

نوعِ انسانی کے دلوں میں گاڑ دینے کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہو سکتا ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی لذت نہیں۔ اور پھر ثواب اللہ تعالیٰ کے پیار کی شکل میں ملے گا۔ یہ دنیا کیا اگر اس قسم کی ہزاروں دنیا بھی ہمیں دی جائیں۔ تو ہم ان سب کو اللہ تعالےٰ کے پیار پر قربان کر دیں گے۔ یہ یقین ہم نے اپنی نسلوں میں اپنے بڑوں میں اپنے چھوٹوں میں اپنے مردوں میں اپنی عورتوں میں پیدا کرنا ہے۔ جو

ایمان بالغیب کا ایک لازمہ

ہے کہ خدا نے جو یہ وعدہ دیا کہ اس چھوٹی سی مختصر سی بے سہارا غریب جماعت کے ذریعہ اسے اگر کار بنا کر میں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ اس نے بشارت دی ہے۔ اور ہمیں کہا کہ ایمان بالغیب لاؤ۔ کچھ وعدے پورے ہو گئے۔ جو وعدے ہمیں دیئے جا رہے ہیں اور آئندہ پورے ہونے والے ہیں۔ یقین رکھو کہ وہ بھی پورے ہوں گے

اور اس میں بدعہدی نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ وفا کرنے والا ہے۔ وفا کریگا وہ صادق ہے۔ وہ حق ہے۔ اور اس کا قول حق ہے۔ یعنی اس کے کہنے کے ساتھ ہی دنیا میں عظیم تبدیلی اس کے ارادہ کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے۔ پس اس پر ایمان رکھو۔ تمہارے ذریعہ سے اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ اور اس لئے چونکہ یہ غیب پر ایمان لانے کا سوال ہے۔ اس لئے ہمیں جہاں عظیم قربانیاں دینی پڑیں گی۔ وہاں بہت بڑا ثواب بھی ملے گا۔ اور عظیم سرور اور لذت تمہارے مقدر میں ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں تم داخل ہو گے۔ پس ایمان بالغیب قربانیاں دینے کی راہوں کو آسان کر دیتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا بڑا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں ہمارے دلوں میں انفرادی حیثیت میں بھی، اور اجتماعی طور پر بھی ایمان بالغیب کو پیدا کرنے جس رنگ میں وہ امید رکھتا ہے۔ کہ اس سے پیار کرنے والے بندے اپنے دلوں میں ایمان بالغیب رکھیں گے۔ ایمان بالغیب جس پر بے شمار یقین قربان ہو جاتے ہیں اور جو اللہ تعالےٰ سے محبت اور پیار کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اسکی علامت بھی ٹھہرتا ہے۔ اور حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری نسل کو بھی ہم میں سے بڑوں چھوٹوں۔ مردوں اور عورتوں کو اس کی توفیق دے۔ ایمان بالغیب بھی ہو اور اس غیب پر یقین محکم بھی اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو صحیح سمجھیں کہ اس چھوٹی سی جماعت کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب کیا جائے گا۔ اور پھر جو عظیم فضل اور رحمتیں اس کے نتیجہ میں ہم سے وعدہ کی گئی ہیں، وہ ہمیں ملیں گی۔ اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق دیتا چلا جائے۔“

خطبۂ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب کو یاد دہانی کراتے فرمایا ”دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں ہم سب [illegible] رحمت کے لئے دعائیں کریں گے۔“

امتحان کتاب دعوۃ الامیر

۱۱ نبوت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار

قبل ازیں بھی بذریعہ اخبار بدر اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ کتاب دعوۃ الامیر کا امتحان صفحہ ۱۵۰ تک جہاں پانچویں دلیل ختم ہوتی ہے۔ مورخہ ۱۱ر نبوت ۵۲ ۱۳ ہش بمطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار ہوگا۔

جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک امیدواروں کی فہرست نہیں آئی۔ وہ جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مبلّغین کرام اور [illegible] جلسہ جات کو توجہ فرمانا [illegible]

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع کے [illegible] اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ [illegible] بابرکت ایام میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر [illegible] میں ہی قیام کر کے خدمت دین کا فریضہ [illegible] درس القرآن۔ درس الحدیث [illegible] کا سلسلہ التزام سے جاری رکھیں۔ [illegible] دورہ وغیرہ نہ کریں۔ اور نہ ہی اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر [illegible]

علاوہ ازیں وہ جماعتیں یا ایسے افراد جہاں [illegible] وہ بھی ان مقدس اور بابرکت ایام میں [illegible] فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ [illegible] کی توفیق و سعادت عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ انگلستان کے کوائف

(از محترم چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

۲۸ جولائی (دوفا)

بریڈ فورڈ (انگلستان) کے ایک مقامی اخبار ٹیلیگراف اینڈ آرگس نے اپنی ۲۸ر جولائی ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بریڈ فورڈ کے متعلق جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"بریڈ فورڈ ۲۸ر جولائی۔ کل ۲۷ جولائی کو جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ساڑھے تین صد سے زائد احمدی مسلمانوں نے اپنے امام (حضرت) مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس غرض سے وہ وکٹوریہ ہوٹل بریڈ فورڈ میں جمع ہوئے تھے۔ جہاں پر امام جماعتِ احمدیہ نیک ڈسٹرکٹ سے لنڈن جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے قیام فرما ہوئے۔ (حضرت) امام جماعت احمدیہ نے اجتماع سے جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ خطاب کرتے ہوئے انہیں یہ نصیحت فرمائی۔ کہ وہ مغربی سوسائٹی میں رہنے کے باوجود اسلامی تعلیمات پر پوری طرح کاربند رہیں اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں۔ ورنہ مغربیت کا رنگ ان پر چڑھ جائے گا۔ آپ نے خطاب فرمانے کے بعد اجتماعی دعا بھی کرائی۔

۳۱ر جولائی ۱۹۷۳ء

لنڈن ۳۱ر جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ زخموں کے ٹانکے وقفے وقفے کے بعد کھولے جا رہے ہیں اور زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ مکرم باجوہ صاحب اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

آج صبح ساڑھے گیارہ بجے تک حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اس کے بعد انچاس احباب اور بہنوں کو شرف ملاقات بخشا جن کی تفصیل درج ذیل ہے

انگلستان سے ۳۶ ڈنمارک سے ۳ برازیل سے ۲ نائیجیریا سے ۳ اور پاکستان سے ۲۔

شام کے وقت مشن ہاؤس کے وسیع لان میں حضور نے کچھ عرصے کے لئے چہل قدمی فرمائی۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ احباب بھی اپنے محبوب آقا کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور حضور کے ساتھ ساتھ ٹہلتے رہے۔ جن میں امام بشیر احمد صاحب رفیق محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب شامل تھے۔ لان میں برمنگھم کی جماعت کے آئے ہوئے دو۲ جمیکن (JAMAICAN) اور ایک ماریشس سے آنے والے دوست سے ملاقات بھی فرمائی۔ برمنگھم میں حال ہی میں تیرہ۱۳ ویسٹ انڈین افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مشن ہاؤس کے باغیچہ میں لگے ہوئے درختوں کے متعلق دریافت فرمایا کہ ان میں سے کون کون سے درخت پھلدار ہیں۔ اور انہیں کس قسم کا پھل لگتا ہے۔؟ باغیچے کے جنوبی جانب پھل دار درخت لگانے کا ارشاد فرمایا۔ ایک کمزور درخت کے متعلق ہدایت فرمائی کہ مزید کھاد دے کر اسے صحت مند بنایا جائے۔

فیملی پلاننگ کے متعلق فرمایا وحملہ وفصالہ ثلاثون شھرًا۔ کی آیت کے مطابق ۲ بچوں کی پیدائش کے درمیان کم از کم ۲½ سال کا وقفہ ہونا چاہیئے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ اگر درمیانی وقفہ مذکورہ وقفہ سے کم ہو۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔؟ فرمایا یہ طبیب بتلا سکتا ہے۔

مسجد کی چھت کی مرمت کے سلسلے میں تفصیلی گفتگو فرمائی۔ چھتوں کی مختلف قسموں کا ذکر فرمایا۔ ان مختلف زاویوں اور Angles کا ذکر بھی آیا۔ فرمایا کہ جس طرح سائنس آف چانس ایک علم ہے۔ اسی طرح زاویوں کی سائنس بھی Science of angles ایک علم ہے۔ لیکن اس پر ابھی تک تحقیق نہیں ہوئی۔ فرمایا ایک انسان خواہ وہ عام انسانوں کو انتہائی بدصورت ہی کیوں نہ نظر آتا ہو۔ میں اسی انسان کے چہرے میں کسی نہ کسی زاویے سے خوبصورتی دیکھ سکتا ہوں ورنہ اللہ تعالیٰ پر جو تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہ اعتراض ہو گا کہ بعض خوش شکل اور بعض بدصورت کیوں ہیں؟ فرمایا اگر میں کیمرے سے تصویر اتاروں تو میں ہر انسان کی کسی نہ کسی زاویے سے ایسی تصویر اتار دوں گا۔ جو انتہائی خوبصورت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنی مخلوق کو خوبصورتی کے زاویے سے دیکھتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس زاویے سے نہ دیکھیں۔

فرمایا ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن مجید کی اشاعت کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس ضمن میں یہ اصولی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ آیات کی ایسی تفسیری عبارتیں جو اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ان کے بارے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایڈیٹر یا حضور کا ارشاد رپورٹ کرنے والا۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد کو پورے طور پر نہ سمجھ سکا ہو۔ اور ایسی باتیں لکھ گیا ہو۔ جو حضور علیہ السلام کے ارشاد اور منشاء سے مطابقت نہ رکھتی ہوں۔

اس سے قبل سہ پہر کے وقت حضور نے قرآن کریم کی ساری دنیا میں اور خصوصاً امریکہ میں اشاعت کے سلسلے میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے مشورہ طلب کیا۔ اور محترم چوہدری صاحب سے ارشاد فرمایا کہ اشاعتِ قرآن کریم کے سلسلے میں بعض ضروری کوائف دریافت کئے جائیں۔ اسی ضمن میں حضور نے روسی اور فرانسیسی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے متعلق بھی ضروری ہدایات دیں۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں نمازی اتنے تھے کہ مسجد تنگ ہو گئی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ صفیں تنگ کر لیں۔ تاکہ سب کے لئے جگہ نکل سکے نماز کے بعد حضور مشن ہاؤس کے آف سیٹ پرنٹنگ پریس کے ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ پریس مشن ہاؤس ہی میں نصب ہے۔ اور کسی بھی زبان کی آف سیٹ اور رنگین پرنٹنگ کر سکتا ہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں ۲۰۰۰ صفحے چھاپ سکتا ہے۔ عزیزم سید طاہر سفیر اور عزیز سید منصور احمد شاہ صاحب نے مشین میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک صفحہ چھاپ کر حضور کو دکھایا۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اس قسم کے پریس اڈنا مغربی افریقہ کے ممالک میں جگہ جگہ لگا دیئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کا آسمانی تحفہ ارسال فرماتے ہیں اور دعاؤں کے لئے تاکیداً ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے آمین ؛

یکم اگست ۱۹۷۳ء

آج پھر حضور نے تقریباً گیارہ بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد عام ملاقاتیں ہوئیں۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ احباب اور بہنیں اپنے محبوب آقا کی ملاقات سے مشرف ہوئے

انگلستان	۵۷
یو۔ایس۔اے	۴
جرمنی	۱
ماریشس	۱
کینیا	۳
نائیجیریا	۱

محترم مولانا محمد شریف صاحب فاضل چیف مشنری امیر جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا نے بھی حضرتِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتیں شام کے تین بجے تک جاری رہیں درمیان میں حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں

آج شام کو موسلا دھار بارش ہوئی۔

ساڑھے چار بجے شام صاحبزادی امۃ الحبیب بیگم سلمہا کی آمد متوقع تھی لیکن جہاز ۱½ گھنٹہ لیٹ تھا۔ الحمد للہ کہ صاحبزادی امۃ الحبیب خیریت سے پہنچ گئیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب آج پی آئی اے کی شام سات بجے کی پرواز سے واشنگٹن تشریف لے گئے۔

رات کو مشن ہاؤس کے ہال میں مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۷۰ء کے دورہ مغربی افریقہ کے متعلق اپنے کیمرے سے کھینچی ہوئی فلم دکھائی اس فلم سے پہلے قادیان دار الامان کی فلم بھی دکھائی گئی۔ حضور نے بنفس نفیس خود بھی تشریف [illegible] اور فلم دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا حسب ارشاد و اجازت حضور صرف گھانا ہی کے دورے کی فلم آج دکھائی گئی۔ باقی ممالک سے متعلق فلمیں ایک ایک کر کے دکھائی جائیں گی۔ قادیان کی فلم کا زبانی تعارف مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے اردو میں اور گھانا کی فلم کا زبانی تعارف انگریزی میں مکرم مولانا عبد الوہاب صاحب نائب امام لنڈن مشن نے کرایا۔ یہ تقریب رات کے ۱۱½ بجے ختم ہوئی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت

سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ ساری تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا محبت بھرا تحفہ بھجواتے ہیں۔ نیز دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو جو خالص دینی مقاصد کی خاطر اختیار کیا گیا ہے۔ قبول فرمائے۔ اور بابرکت کرے۔ آمین

لنڈن ۲ر اگست ۱۹۷۳ء :-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ لیکن حضور پر تکان کا اثر اب تک ہے۔ تمام احباب جماعت اور بہنیں حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خصوصی دعائیں فرماتے رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہیں اور سفر کے بابرکت ہونے اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھنے کا ارشاد فرماتے ہیں

آج حضور نے قبل از دوپہر ۴۸ افراد سے بتفصیل ذیل فرداً فرداً ملاقات فرمائی

انگلستان	:	۴۲
مغربی جرمنی	:	۱
کینیا (نیروبی)	:	۴
نائیجیریا	:	۱

ملاقات کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں پانچ بجے شام حضور نے Cockpit restaurant "کاک پٹ ریسٹورانٹ" میں چائے نوشی فرمائی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ سولہ احباب کو حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ ریسٹورانٹ جو... Windsor Castle ونڈسر کیسل کے قریب ہے اور Eton [illegible] میں [illegible] قائم ہوئی تھی۔ اور اب تک موجود ہے۔ [illegible] وقت راستے میں Eton [illegible] کا وہ مشہور اور قدیم پبلک اسکول بھی سڑک کے دونوں جانب نظر آتا ہے۔ جس کے متعلق ڈیوک آف ولنگٹن کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ واٹرلو کا معرکہ ایٹن کے کھیل کے میدانوں میں سر ہوا تھا۔ ریسٹورانٹ کی دیواروں میں بعض خطوط اور اعلانات کے اصلی مسودات آویزاں ہیں جو تاریخی نوادرات میں شامل ہوتے ہیں مثلاً [illegible] - لیڈی جین گرے کے متعلق اعلان کہ وہ انگلستان کے تخت و تاج کی مالک ہیں۔ یہ اعلان ۲۱ رمئی ۱۵۵۳ء کو ہوا تھا جب لیڈی جین گرے کی شادی لارڈ ڈڈلے سے ہوئی اور لیڈی جین گرے انگلستان کی ملکہ قرار دی گئی۔ مشہور ہے کہ لیڈی جین گرے اپنے ملکہ ہونے کا اعلان سن کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ ایک دیوار پر تدلین کی وہ تاریخی تحریر بھی آویزاں ہے جس میں اس نے واٹرلو کی جنگ میں شکست کے بعد ۱۸ر جون ۱۸۱۵ء کو فرانس کے تاج و تخت سے دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔ ریسٹورنٹ کے مالک نے ریسٹورنٹ کی طرف سے تمام پارٹی کو ایک ایک کارڈ بھی تحفۃً پیش کیا۔ کارڈ پر ریسٹورنٹ کی تصاویر چھپی ہوئی ہیں۔ واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ونڈسر کاسل بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے محل کو باہر سے ہی ملاحظہ فرمایا۔ محل اگرچہ سلطنت برطانیہ کی عظمت کا نشان ہے۔ لیکن الحمراء کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ اور بالکل بھدا معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ الحمراء انسانی ہاتھوں کی لوٹ کھسوٹ کا تختہ مشق بنا رہا۔ اس کے ہیرے جواہرات اور سونے سے بنے ہوئے نقش و نگار اتار لئے گئے پھر بھی اس کا حسن و خوبی دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ حضور نے امام بشیر احمد صاحب رفیق سے ارشاد فرمایا کہ اس عربی خط کا متن حاصل کیا جائے جس میں ایک مسلمان اندلسی جرنیل نے حکومت کو انگلستان کا جائزہ لینے کے بعد رپورٹ ارسال کی تھی کہ یہ دلدلی علاقہ ہے مچھر بہت ہیں۔ لوگ سخت گندے اور وحشی ہیں اس لئے انگلستان پر قبضہ کرنا مناسب نہیں ہوگا ایک رپورٹ کے مطابق اس خط کو ۱۹۷۰ء کے شروع میں یا اس سے ذرا پہلے ٹیلیویژن پر بھی دکھایا جا چکا ہے۔ ونڈسر کاسل میں برازیل سے آنے والے بعض زائرین نے حضور سے اجازت چاہی کہ حضور کے ساتھ فوٹو کھچوائیں۔ حضور نے اجازت مرحمت فرمائی۔ نیز انہیں دعوت دی کہ وہ اگلے سال سیاحت کے لئے پاکستان آئیں ونڈسر کاسل سے واپسی پر Runnymede "رنی میڈ" میں توقف فرمایا۔ اور دریائے ٹیمز کے کنارے وہ جگہ بھی ملاحظہ فرمائی جہاں انگلستان کے بادشاہ "جان" نے میگنا کارٹا پر جو انگلستان کی تاریخ میں آزادی کی عظیم دستاویز تصور کی جاتی ہے دستخط کئے تھے۔ ٹیمز کے راستے [illegible] کشتیوں کی آمد و رفت دیکھ کر حضور نے کشتی کے سفر پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ کسی دن کشتی کے ذریعے سفر کریں گے۔ رنی میڈ سے حضور مشن ہاؤس میں آٹھ بجے شام واپس پہنچ گئے۔

لنڈن ۳ر ظہور ۱۳۵۲ ہش (۳ر اگست ۱۹۷۳ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی مصروفیات کا مختصر سا خاکہ ارسالِ خدمت ہے

آج حضور نے خطبہ جمعہ میں جماعت کو آنے والی اور موجودہ ذمہ داریوں کے متعلق خبردار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ساری دنیا میں اس وقت مسابقت کی عدیم النظیر اور خوفناک دوڑ جاری ہے۔ جوہری بموں کی تحقیق اور تیاری پر روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ فرمایا مسابقت کی اس دوڑ میں ذرائع بھی صحیح اور نیک اور جائز استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں۔ نتائج جن کے نکلنے کا خطرہ ہے۔ وہ بھی طیب اور حلال نہیں ہو سکتے۔ فرمایا ساری دنیا سے آگے تو ہمنے بھی نکلنا ہے۔ لیکن فاستبقوا الخیرات کے ارشاد خداوندی کے ماتحت ہم نے ذرائع بھی طیب اور حلال استعمال کرنے ہیں۔ اور جن نتائج اور مقاصد کے لئے ہم نے جدوجہد کرنی ہے وہ بھی ایسے ہیں جو حسین خیر اور طیب اور بھلائی کے ہیں موجودہ دنیا کی جدوجہد اور جوہری توانائی کی تحقیق و ترقی تو سمندر میں ایک قطرے کے برابر بھی نہیں۔ ہمارے لئے سارا سمندر منتظر ہے۔ ہم نے زندگی کے ہر شعبہ میں نہ صرف آگے نکلنا ہے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی تقلید کے لئے مثال بھی قائم کرنی ہے۔ فرمایا آج اسے ہلاکت اور تباہی سے بچانے کے لئے۔ جس کے کنارے پر دنیا کھڑی ہے۔ یہی ایک راستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ تا اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر کے دنیا کو تباہی اور بربادی سے بچایا جائے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور مسجد میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور حاضرین سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ لنڈن میں خدام کی تعداد کتنی [illegible] عرض کیا گیا خدام ۲۰ سے قریب ہیں اور اطفال [illegible] ۳۰۰ کے قریب ہیں۔ ناصرات کی تعداد پوچھی [illegible] بتائی گئی تو حضور نے مسکرا کر [illegible] اگر یہ رپورٹ صحیح ہے تو اطفال کے جوان ہونے پر ان کے لئے بیویاں شاید پاکستان سے درآمد کرنی پڑیں گی۔

فرمایا کہ تمام اطفال اور ۲۵ سال سے کم عمر کے خدام غلیل خریدیں اور اپنے پاس رکھیں۔ نیز فرمایا کہ

"مجھے ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے جو غلیل کے لئے اچھی ربڑ خرید سکیں اس کے اخراجات میں خود ادا کروں گا"

فرمایا کہ آج سے ایک سال کے اندر یہاں کی جماعت میں کم از کم ۲۰۰ احمدی سائیکل سوار ہونے چاہئیں۔

فرمایا انصار اللہ اور خدام کے پاس جو سائیکل اس وقت ہیں۔ ان کو اس تعداد میں شمار لیکن بچوں کے پاس جو سائیکل ہیں وہ شمار نہ کئے جائیں۔ فرمایا لجنات اور ناصرات بھی سائیکل خریدیں۔

پھر انگریزی زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مستورات کی بھی ویسی ہی ذمہ داریاں ہیں۔ جیسی مردوں کی ہیں۔ ہم مستورات سے بے گانگی نہیں برت سکتے۔ حدود کے اندر رہتے ہوئے ضروری ہے کہ انہیں وہ تمام مواقع فراہم کئے جائیں۔ جن سے ان کے خداداد قویٰ اور قابلیتوں کی پوری اور کماحقہٗ نشوونما ہو سکے اور مستورات غلبہ اسلام کی عظیم جدوجہد میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ فرمایا میں نے پاکستان میں لجنہ کو کہا ہے سائیکل خریدیں دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہماری ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں میں کامل خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ورنہ غلبہ اسلام کی جدوجہد میں ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ فرمایا ہماری سکیم یہ ہے کہ ناصرات پوری طرح باپردہ سائیکل پر باہر نکلیں گی۔ شروع میں ان کے عزیزوں میں سے مرد رضاکاروں کو ان کے ساتھ بھیجیں گے۔ تا وہ ان کی حفاظت کے فرائض ادا کریں۔ فرمایا عورتوں نے کام بھی کرنا ہے اور ہدایت پر قائم بھی رہنا ہے۔ شریعت کے احکام کی پابندی بہرحال ضروری ہے۔

خواتین کو پردے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہماری احمدی بہن [illegible] ڈنمارک کی رہنے والی ہیں پوری طرح پردہ کرتی ہے پردہ ہمارے راستے میں روک نہیں عورتوں نے پردہ بھی کرنا ہے اور [illegible] پہلو کام بھی کرنا ہے۔ فرمایا افریقہ اور دیگر ممالک میں جو [illegible] ان کو ٹریننگ دیں گے [illegible] خود پردہ کی اہمیت [illegible] جائیں گے۔ فرمایا۔ میرا ڈنمارک کا تجربہ [illegible] سرد ہاتھا ہوا ہے۔ [illegible] کی طرف اٹھی ہوئی بیبی نگاہیں ہوتیں [illegible] ہو جاتا وہ احمدی ہے۔ اور میں دور سے دیکھ کر بتا دیتا تھا۔ چنانچہ [illegible] اندازہ درست ثابت ہوا۔ [illegible] مردوں کو [illegible] غض بصر سے کام لینا ہوگا۔ کیونکہ پردہ دراصل مردوں سے شروع ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور [illegible] دفتر میں تشریف لے گئے جہاں ۴۸ افراد نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ملاقات کرنے والوں کی تفصیل یہ ہے :-

لنڈن		۱۵ افراد
جلنگم	Gillingham (Kent)	۲۰ "
ہاؤنزلو	Hounslow	۹ "

پروفیسر امپیریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی ٹریسٹ (Trieste) (اٹلی) میں اقوام متحدہ کی جوہری توانائی کے تحقیقی مرکز کے ڈائریکٹر اور صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اور اسلام اور احمدیت کے مخلص خادم مکرم پروفیسر عبد السلام صاحب کے ہاں حضور نے شام کی چائے نوش فرمائی۔ مکرم پروفیسر صاحب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جوہری Particles ذرات کے متعلق ایک نیا نظریہ پیش کرنے والے ہیں۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے اس نظریے کو پرکھنے کے لئے۔ کچھ تجربات بھی تجویز کئے ہیں۔ اگر یہ نظریہ تجربات کی روشنی میں ثابت ہو گیا۔ تو سائنس کی دنیا میں یہ انقلابی قدم ہوگا۔ اور علمی دنیا میں تہلکہ برپا کر دے گا۔

حضور کی عام صحت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن کثرتِ کار سے طبیعت تھک جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو اپنے خاص فضل سے صحت وسلامتی کے ساتھ ہماری اور بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے لمبے عرصہ کے لئے زندہ وسلامت رکھے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی خیریت سے ہیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ التزام سے سفر کے بخیریت ہونے کے لئے۔ دعائیں کرتے رہیں۔ تمام افراد قافلہ اور جماعت انگلستان کی طرف سے بھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ قبول فرمائیں۔ یہاں احباب جماعت جس خلوص انہماک اور عاشقانہ تعلق خاطر سے جملہ انتظامات میں مصروف ہیں اسکو دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ بعض ایسے نوجوان جو انگلستان ہی میں پلے اور جوان ہوئے ایسی بے لوث اور خاموش خدمت میں گمنامی کے ساتھ دن رات مصروف ہیں۔ کہ رشک آتا ہے اور حیرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین ÷

لنڈن ۴ ظہور ۱۳۵۲ ہش (۴ اگست ۱۹۷۳ء)

آج یعنی ۴ر بروز ہفتہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینٹ میں (KENT) میں سیون اوکس (Seven oks) کے مقام پر فاکس کامن (Fowke Common) میں سیون اوکس کلب کے زیر اہتمام ہارس شو (گھوڑوں کی نمائش) دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کا قافلہ ۲۰ افراد پر مشتمل تھا۔ روانگی صبح سوا آٹھ بجے ہوئی۔ یہ نمائش جس میدان میں ہو رہی ہے۔ وہ مشن ہاؤس سے ۳۵ میل کے فاصلے پر نہایت سرسبز اور پر فضا ماحول میں واقع ہے۔ نمائش کی سلور جوبلی منائی جا رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نمائش گاہ میں ۹ بج کر چالیس منٹ پر پہنچ گئے۔ نمائش چار دائروں یا احاطوں RINGS میں ہو رہی ہے۔ ایک پانچواں دائرہ مقابلوں کے لئے الگ مخصوص کیا گیا تھا۔ مختلف نسل اور قد کے ۵۰۸ گھوڑوں نے اس نمائش میں شرکت کی۔ یہ گھوڑے ٹرکوں میں لائے گئے تھے۔ مقابلے زیادہ تر Jump یعنی روکوں کو پھلانگنے سے تعلق رکھتے تھے۔ چھوٹے قد کے ٹٹو اور نیم عرب نسل کے گھوڑے خصوصیت سے بہت دلچسپی سے دیکھے گئے۔ بچوں کے مختلف مقابلوں میں حصہ لینے والے بچوں اور بچیوں نے جن میں سے بعض کی عمر سات سال سے متجاوز نہ تھی۔ حیرت انگیز شاہسواری کے مظاہرے کئے۔ ایک بچہ تو اتنا چھوٹا تھا کہ حضور نے اس کے متعلق فرمایا کہ "بابو صاحب کی جیب میں آ سکتا ہے"۔

حضور نے ان گھوڑسوار ننھے بچوں کی تصاویر لیں۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ تصاویر ربوہ بھجوائی جائیں۔ حضور نے مختلف گھوڑوں کے سواروں اور مالکوں سے ان گھوڑوں کے متعلق تبادلہ خیال فرمایا۔ خصوصاً ننھے سواروں سے حضور نے نہایت پیار اور شفقت سے گفتگو فرمائی۔ وہ بھی حضور سے اتنے بے تکلف ہو گئے۔ کہ کئی بار دوبارہ حضور سے ملنے کے لئے آئے۔

حضور نے امید ظاہر کی کہ اللہ کرے کہ ہمارے ملک کے بچے بھی اس شوق اور دلیری سے گھوڑ سواری میں طاق ہو جائیں۔ دو ایک بچے کسی روک کو پھلانگتے وقت کم از کم دو بار گھوڑے سے گرے۔ لیکن مسکراتے ہوئے پھر سوار ہو کر مقابلوں میں شامل ہو گئے۔

نمائش کے چیف سٹورٹ مسٹر جے الیس ینگز نے حضور کا استقبال کیا۔ اور نمائش کے متعلق تفصیل بتائیں۔ لاؤڈ سپیکر پر بھی اعلان کیا۔ جس میں منتظمین کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر ممنونیت کے جذبات کا اظہار کیا گیا۔ مسٹر ینگز نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ "تمام حاضرین یہ سن کر خوش ہوں گے کہ آج کی تقریب میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ بنفس نفیس ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان کی تشریف آوری سے ہماری عزت افزائی ہوئی ہے۔ آپ گھوڑوں کے بہت قدردان ہیں۔ اور آپ نے خود بھی گھوڑے پال رکھے ہیں"۔ یہ اعلان دو بار کیا گیا۔

حضور جب نمائش گاہ میں پہنچے تو آسمان صاف تھا۔ اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ موسم بہت اچھا ہے اس پر مسٹر ینگز نے عرض کی کہ موسمیات والوں نے تو خراب موسم کی پیشگوئی کی ہے۔ اور پچھلے کئی سالوں سے اس موقع پر موسم خراب ہو جاتا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ سابقہ سالوں کی طرح موسم خراب نہ ہو جائے۔ الحمد للہ کہ سارا دن موسمیات والوں کی پیشگوئی غلط ثابت ہوتی رہی۔ ساری نمائش اور اس کے مختلف حصوں کو حضور نے گھوم پھر کر دیکھا۔ گھوڑوں کو پیار کیا۔ اور گھوڑسواروں سے ایسا محبت اور بے تکلفی کا سلوک کیا کہ آہستہ آہستہ لوگ حضور سے مانوس ہونے شروع ہو گئے۔ ایک سات سالہ بچی آمنڈا جس کی چھ سالہ گھوڑی مسٹی MISTY حضور نے پسند فرمائی تھی۔ حضور سے بہت مانوس ہو گئی۔ لڑکی کے والد مسٹر ... بورن کو بھی حضور کی شفقت سے حصہ ملا۔ بورن صاحب

2 Earls Cottage ... ark.
Cross Sussex

کے رہنے والے ہیں۔ اور اچھے گھوڑوں کے بے حد شوقین ہیں۔

تقسیم انعامات سے قبل حضور نے منتظمین کے ذریعہ سب سے کم عمر اور ننھے سوار کے لئے انعام بھجوایا جس کا لاؤڈ سپیکر پر دو دفعہ اعلان کیا گیا۔

مسٹر پیٹرک مارٹن
Mr. Patric Martin
21-Hilden borough road
seven orkes — Kent

ایک جرنلسٹ کے ہمراہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ صاحب کسی زمانہ میں حنیف کالج لاہور میں پڑھتے رہے ہیں۔ اردو بول لیتے ہیں۔ حضور سے کچھ دیر نموناً اردو میں گفتگو کی۔ پنجابی کا بھی ایک آدھا فقرہ بول کر سنایا۔ ان کے ساتھ آنے والے جرنلسٹ نے بھی حضور سے کچھ سوالات کئے ان دونوں نے حضور سے پوچھا کہ اس وقت کے انگلستان اور پرانے انگلستان میں جب حضور آکسفورڈ میں زیر تعلیم تھے کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا کہ بہت فرق آ چکا ہے۔ تو مسٹر مارٹن نے کہا فرق تو لاہور میں بھی آ چکا ہوگا حضور نے فرمایا لاہور نے ترقی کی ہے۔ لیکن انگلستان نے تنزل فرمایا اب لوگ عدم اطمینان کا شکار ہیں۔ اس پر مسٹر مارٹن نے عرض کیا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ مادیت کی طرف جھک گئے ہیں۔

ایک خاتون حضور کے پاس آئی اور بے ساختہ کہنے لگی کہ آپ سے بڑھ کر شفیق انسان خصوصاً بچوں کے حق میں شفیق میں نے عمر بھر نہیں دیکھا۔

واپسی کے وقت حضور نے چائے اینگلز میڈ (Eagles mead) میں جو بلیک ایگل کلب (Black Eagle club) کا ریسٹورنٹ ہے۔ نوش فرمائی۔ ریسٹورنٹ سے باہر ایک منی ٹریکٹر کو دیکھ کر حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ٹریکٹر سے گھاس کے میدان کی گھاس کاٹی جا رہی تھی۔ یہیں پر اٹلی کے سیاحوں کا گروپ جس میں بہت سے بچے شامل تھے حضور سے ملا۔ ان میں سے ایک خاتون نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کی کتنی بیویاں ہیں۔؟ اس پر حضور نے جواب دیا کہ صرف ایک اس پر وہ بہت متعجب ہوئی۔ کیونکہ اسلام کے متعلق ان کی غلط فہمیاں اب تک قائم ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں چار شادیاں کرنا لازمی ہیں۔ بچوں نے جو حضور سے بے حد گھل مل گئے تھے۔ حضور کے ساتھ فوٹو کھچوائے۔ رخصت کے وقت ایک ننھے منے کو حضور نے تحفہ دیا۔ جب حضور کی کار روانہ ہوئی تو ساری پارٹی خصوصاً بچوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو الوداع کہا

الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ البتہ حضور آج سارے دن کی کوفت سے تھکے ہوئے ہیں۔ حضور تمام جماعت کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں۔ اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور غلبے اور حضور کے سفر کے بابرکت ہونے اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ باقی افراد قافلہ بھی خیریت سے ہیں ÷

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی عبد العزیز صاحب آف گوری پلیم آندھرا اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے احمدیت قبول کی ہے۔ اور وہ بہت خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی احمدی بنائے۔

ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں انہوں نے صالح خادم دین نرینہ اولاد کے لئے بھی دعا کی درخواست کی ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۵/ روپے امانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ احباب جماعت اپنے بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نور احمدیت سے منور فرمائے۔ اور وہ نیک خواہشات میں کامیاب ہوں (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

پونچھ میں کامیاب سالانہ کانفرنس!

بقیہ صفحہ کا (۲)

انہوں نے غیر احمدیوں کی ایک دوسری بھری مجلس میں بھی یہ نظم سنائی تھی۔ جس میں واضح رنگ میں یہ ذکر تھا کہ آج شمع محمدی کی کرنیں قادیان سے پھوٹ کر سارے اکناف عالم کو منور کر رہی ہیں۔ اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آج حقیقی مرکز قادیان ہے۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ مسلمان اور ان کے علماء ہمارا لٹریچر پڑھکر ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ لیکن وہی لٹریچر جب ہندو سکھ پڑھتے ہیں۔ تو وہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور محاسن سے اتنے متاثر ہو جاتے ہیں کہ مقام محمدیت پر اشعار کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کھلی مجلس میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کرتے ہیں۔!! یا للعجب !!!

فضائل اسلام

محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نے فضائل اسلام پر تقریر کرتے ہوئے۔ بتایا کہ اسلام کی سب سے بڑی خوبی اور فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک ایسا اٹل قانون ہے۔ جس میں مرور زمانہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آپ نے آیت قرآنی انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ .... الآیۃ کی روشنی میں اسلام کے مختلف فضائل بیان کئے۔

صدارتی تقریر

محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق محمدی کا بہترین پیرائے میں ذکر کرنے کے بعد گورو گرنتھ صاحب کے بعض حوالوں کی روشنی میں، توحید اور عشق باری تعالیٰ کے متعلق وضاحت فرمائی اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی صلح کن سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اس میدان میں جو عظیم کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، ان کا ذکر فرمایا۔ آخر میں آپ نے اتحاد باہمی اور انسانیت کی حفاظت کے بارے میں۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات بیان فرمائیں جلسہ میں کثیر تعداد میں سکھ اور ہندو حضرات تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور غیر احمدیوں کی بھی ایک معقول حاضری تھی۔

محترم صاحب صدر کی اجتماعی دعا کے بعد یہ روح پرور اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد دیر تک ... شہر اور دیگر افراد سے تبادلہ خیال ... کا سلسلہ جاری رہا۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۳ ستمبر کی صبح ۷ بجے مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم منور احمد صاحب کالابن کی نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریکات کے بارے میں، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فاضل مبلغ نے تبلیغ اسلام اور ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب مدرس مدرسہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارے میں اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے خلافت کی برکات کے بارے میں اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے رسم و رواج کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تحریک کے بارے میں بہترین انداز میں تقاریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے نظم سنائی۔ نظم خوانی کے بعد خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں آیۃ قرآنی وان شکرتم لازیدنکم کی روشنی میں احمدیوں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے بعد یہ اجلاس بھی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا جلسہ عام

سالانہ کانفرنس کے دوسرے جلسہ کا انعقاد بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ایک بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل ہوا۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی نظم کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں آیت قرآنی هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی .... الخ کی روشنی میں تمام ادیان پر اسلام کے غالب ہونے کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ عالمگیر غلبہ اور اس آیت کا مکمل ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہونا مقدر ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو تکمیل اشاعت اسلام ہوئی ہے اس کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح آپ نے جہاد کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

وفات عیسیٰ علیہ السلام

اس جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں مختلف حیثیتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ناقابل تردید طور پر ثابت کی اور بتایا کہ نزول مسیح کی جو پیشگوئی۔ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمائی تھی۔ وہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی ہے۔

اسلام اور امن عالم

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تھی آپ نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ایک زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ جس نے قیامت تک دنیا میں آنے والے تمام مسائل کی راہنمائی فرمائی۔ اور قرآن کریم کے اس دعوے کے مطابق کہ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ...... اسلام سے باہر امن عالم دائمی مسرت سکھ اور چین حاصل نہیں ہو سکتا آپ نے دنیا میں پیدا شدہ مختلف بدامنیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات میں ان کا حل بیان فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں مختلف پیرائے میں ثابت فرمایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستگی پر منحصر ہے۔ آپ کی یہ دلچسپ تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور بہت توجہ سے سنی گئی۔

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے اس کانفرنس کی کامیابی پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد تمام معاونین اور دیگر متعلقہ افراد کا شکریہ ادا کیا

اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ بھی بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔

معززین شہر کو عصرانہ

اسی دن شام کو پانچ بجے شہر کے معززین اور حکومت کے افسران کو جماعت احمدیہ کی طرف سے عصرانہ پیش کیا گیا۔ اس کے لئے باقاعدہ دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر شہر کے ڈاکٹرز۔ وکلاء۔ اساتذہ افسران حکومت اور دیگر معززین تشریف لائے۔ عصرانہ شروع ہونے سے قبل مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس کے دوران پاکستان کے مقبوضہ کشمیر میں احمدیوں کو اقلیت قرار دئیے جانے کے بارے میں کسی نے سوال کیا۔ مکرم مولانا امینی صاحب نے اس کا تسلی بخش جواب دیا۔ ساتھ ہی تمام حاضرین مجلس میں اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جلالی اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا اردو متن اور انگریزی ترجمہ تقسیم کیا گیا۔ اس کا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھا اثر ہوا۔ دوران گفتگو ایک دوست نے جماعت احمدیہ کے مبلغین کی سادگی۔ ملنساری اور خوش اخلاقی کا بہترین انداز میں ذکر فرمایا۔

اس کے بعد چائے اور لوازمات کا دور چلا۔ بعد میں مکرم مولانا امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کے موقف اور اس کی امن ... اور دیگر سرگرمیوں کے بارے میں بہترین انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے۔ نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین مجلس پر اچھا اثر رہا۔

خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ باوجود اس کے کہ یہ علاقہ ہند و پاک سرحد کے بالکل قریب ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے واضح اور روشن موقف کی بنا پر معززین شہر اور دیگر تمام افسران و عہدیداران حکومت کے ہمارے ساتھ بہترین تعلقات ہیں اور وہ اچھے رنگ میں ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری کانفرنس اور اس میں کی گئی تقاریر کا اس علاقہ میں بہترین اثر رہا ہے۔ اور یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کا بہت بڑا کارنامہ تصور کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی اس پہلی کانفرنس کی عظیم کامیابی نے احمدیوں کی ہمت اور حوصلہ کو بہت بڑھا دیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک اثرات تا دیر قائم رکھے اور اس کی کامیابی کے لئے۔ جس جس نے بھی اپنا تعاون دیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ؛

دُعا درخواست

میرا منجھلا لڑکا عزیز سید منیر احمد جو گذشتہ اپریل میں ٹائیفائڈ کے سبب B.Sc. فائنل کا امتحان نہیں دے سکا تھا اب پھر ۲۰ اگست سے سپلیمنٹری امتحان دے رہا ہے۔ تمام بزرگان اور درویشان کرام سے میرے بچے کی امتحان میں نمایاں کامیابی، اور انجینئرنگ کالج میں داخلہ ملنے کیلئے، جس کے لئے وہ گذشتہ دو سال سے کوشش کر رہا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ۔ سید ہمام الدین احمد جمشید پور

ہفتۂ تحریکِ جدید منائیے!

از وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

احبابِ کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۵ر تا ۱۱ر اکتوبر مہربانی کر کے ہفتۂ تحریکِ جدید منائیں۔ اس میں اس چندہ کی اہمیت احباب کے دلوں میں راسخ کرنے اور بقیہ سارا چندہ وصول کرنے کی کامل کوشش کریں۔ ۱۴ر اکتوبر کا بدر "تحریکِ جدید نمبر" ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔
اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

رمضان المبارک میں
فدیۃ الصیام اور انفاق مال!

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو اور ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اسکو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان مبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کرونگا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں۔ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی۔ اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لیے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجالانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

تجویزِ نام و درخواستِ دعا

قبل ازیں جیسا کہ احباب اخبار بدر مجریہ ۲۸ر احسان ۱۳۵۲ ہش میں پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہاں مورخہ ۱۲ر احسان بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام تجویز کرنے اور حصول دعا کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں استدعا کی گئی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ القدوس" تجویز فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کے صالحہ، خادمہ دین بننے، اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر پانے کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار منظور احمد گھنوکے کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان مقدس اور بابرکت ایام میں جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کا افتتاح

قادیان ۱۷ر تبوک (ستمبر) بروز اتوار جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے دو کمرے تعمیر ہو کر اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان میں مدرسہ کی کلاسیں لگائی جائیں۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کے ساتھ جدید عمارت کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر ممبران صدر انجمن احمدیہ اور بعض افسران صیغہ جات اور دیگر دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ جدید عمارت میں ہی پونے گیارہ بجے سب احباب کی حسب موقع تواضع کی گئی۔ اس کے بعد عمارت کے برآمدہ میں حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی بعدہ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مختصر الفاظ میں تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے۔ صدر جلسہ اور احباب سے دعا کی درخواست کی اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں حصہ لیا۔ محترم مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال آمد کے بتانے پر آپ نے واضح کیا کہ اس مدرسہ کی عمارت کا جس قدر حصہ اس وقت پہلی قسط کے طور پر مکمل ہو چکا ہے۔ یہ کلکتہ کے ہمارے مخیر محترم دوست مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کا عطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و کاروبار میں برکت ڈالے۔ اور ان کو اس نیکی کی اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضرت امیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں اور حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں مدرسہ احمدیہ کے اجراء کا تاریخی پس منظر بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ انہیں مدرسہ احمدیہ کے اولین طالب علموں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے طلبہ اور اساتذہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں کو حضرت مولانا نورالدین صاحب رضؓ، حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضؓ قاضی امیر حسین صاحب رضؓ، حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ بننے کی کوشش کرنا ہے۔ آپ نے دعا کی ضرورت اور اہمیت پر بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالتے ہوئے۔ تاکید فرمائی کہ اساتذہ اور طلباء کو دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی عظیم برکات سے انہیں وافر حصہ ملے۔

آخر پر آپ نے تمام حاضرین سمیت مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی اور پرسوز دعا فرمائی۔ اس طرح افتتاح کی یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ادائیگی زکوٰۃ!

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اور صرف چند ایام باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک مہینہ کی برکات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے آمین
یہ مقدس ایام جہاں عبادات اور نوافل کے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ وہاں اس مقدس مہینہ میں مالی قربانی صدقہ و خیرات اور ادائیگی چندہ جات کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اور جماعت کے صاحب نصاب احباب کثرت سے اس مہینہ میں زکوٰۃ کی رقوم بھی ادا کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ حضورؐ رمضان المبارک میں بے انتہا صدقہ و خیرات دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ صدقہ و خیرات دینے میں آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا ہو۔ اور حقیقی تعلق بڑھے اور اسکی رضا اور محبت میں استقامت پیدا ہو۔

(۱) زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔
(۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔
(۳) کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں کیا جا سکتا
(۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے ٭

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۸۶۲ - میں فرید احمد ولد مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) سلائی مشین قیمت -/۱۶۰ روپے (۲) گھڑی مالیتی -/۸۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ میں اس کل جائیداد مبلغ -/۲۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت دفتر وقف جدید سے اس وقت مبلغ -/۹۴ روپے ماہوار مل رہا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری آمد کی کمی بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد فرید احمد کارکن دفتر وقف جدید ۱۵/۲/۷۲

گواہ شد: سید بدرالدین ، گواہ شد: قریشی محمد شفیع عابد

وصیت نمبر ۱۳۸۶۶ - میں منور احمد طاہر ولد مستری منظور احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری منقولہ جائیداد اس وقت ایک گھڑی ہے جس کی قیمت مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۹۰ روپے ہے جو مجھے تحریک جدید سے مل رہا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد کی کمی بیشی پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد منور احمد طاہر ۱۵-۱-۷۲ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد ۱۵-۱-۷۲ گواہ شد فرید احمد کارکن دفتر وقف جدید۔

وصیت نمبر ۱۳۸۸۶ - میں زینب بی بی زوجہ چوہدری سکندر خان صاحب درویش قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) حق مہر مبلغ پانصد روپے بذمہ شوہر جس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۲) ایک انگوٹھی طلائی، کانٹے طلائی تولہ بھر کل زیور مالیتی تین صد روپے جس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ اگر میری وفات پر میری کوئی مزید جائیداد ثابت ہو یعنی اس کے بعد میں کوئی جائیداد بناؤں یا میری کوئی آمد ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم میرزا ظہیر الدین منور احمد درویش۔

الامۃ زینب بی بی۔ گواہ شد خاوند موصیہ سکندر خان درویش۔ گواہ شد غلام نبی کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ۱۸-۱۱-۷۲

نوٹ: میں اپنی اہلیہ کی مہر کے حصّہ وصیت ۱/۱۰ کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

سکندر خان ۲۶-۱۱-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۸۷ - میں عزیز احمد طاہر ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ۔ پیشہ طالب علمی عمر سوا سولہ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان دار الامان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ راکتوبر سنہ ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میری اس وقت پانچ روپے ماہوار آمد ہے۔ جو مجھے بطور جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اُس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۲۶ راکتوبر سنہ ۱۹۷۲ء۔ العبد موصی عزیز احمد طاہر گواہ شد محمد عبد اللہ نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ والد موصی۔ گواہ شد عبد القدیر درویش واقف زندگی محاسب صدر انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۸۸۸ - میں پی۔ اے عبد الرحمٰن ولد پی۔ اے محمد صاحب قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ ملازمت (Teacher) عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۴-۴-۷۲ ساکن اُلّال ڈاک خانہ کوٹپکار۔ ضلع جنوبی کنبرا صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۱-۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ گزارہ صرف ملازمت پر ہے۔ ماہوار صرف -/۲۱۱ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ مجھے آئندہ اور کوئی آمد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ اب میرے پاس صرف ایک رسٹ واچ قیمتی -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد پی۔ اے عبد الرحمٰن موصی۔ گواہ شد محمد ابو الوفا مبلغ سلسلہ احمدیہ کالی کٹ۔ گواہ شد سید اسماعیل ولد سید محمد صاحب۔

وصیت نمبر ۱۳۸۸۹ - میں صفیہ بیگم زوجہ صوفی غلام احمد صاحب قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ر جنوری سنہ ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار پانچ صد روپے -/۱۵۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ اور کوئی زیور بھی نہیں ہے۔ میں اس رقم حق مہر کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کر دوں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ صفیہ بیگم۔ گواہ شد چوہدری بدرالدین عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد صوفی غلام احمد خاوند موصیہ۔ میں اہلیہ کے حق مہر کے حصہ جائیداد مبلغ -/۱۵۰ روپے کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ صوفی غلام محمد درویش۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۰ - میں مسماۃ مالی بنت عمر زتو قوم مسلمان۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت سنہ ۱۹۶۵ء۔ ساکن بالسو ڈاک خانہ لوگام (یاڑی پورہ) ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے، نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ موصیہ آنکھوں سے اندھی ہے۔ مجھے میرے شرکاء کی طرف سے بطور نان ونفقہ ۸ من شالی۔ اور بیس ۲۰ روپے تک ملتے ہیں۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت مبلغ پچاس روپے نقد موجود ہیں جو کہ بطور حصہ جائیداد پیش کرتی ہوں۔ اور آئندہ بھی زندگی بھر جو بچت ہوگی وہ بھی سالانہ حصہ آمد میں دیتی رہوں گی اگر راقمہ کی وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نشان انگوٹھا مالی۔ گواہ شد غلام رسول راتھر سکنہ بالسو۔ گواہ شد حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر۔

وصیت نمبر ۱۳۸۹۱ - میں امۃ الحکیم زوجہ مرزا شریف احمد صاحب قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۴-۶۰-۹-۱۷ ڈاک خانہ چھاونی ناد علی بیگ۔ ضلع حیدر آباد ۵۰۰۰۲۳ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) لچھا طلائی ۱۰ گرام (۲) انگوٹھی طلائی ۳ گرام (۳) کان کے پھول طلائی ۳ گرام جس کی قیمت مبلغ -/۴۰۷ روپے سکہ ہند بنتی ہے۔ اس کے علاوہ چین نقرئی وزنی ۴ تولہ ہے جس کی قیمت مبلغ -/۳۶ روپے سکہ ہند بنتی ہے۔ و نیز میرا زر مہر مبلغ -/۱۱۰۰ روپے میرے خاوند سے وصول طلب ہے۔ اس طرح جملہ رقم مبلغ -/۱۵۴۳ روپے بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ماہانہ آمد ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد میری ملکیت میں آئے گی تو اس پر بھی وصیت ہذا حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ الحکیم زوجہ میرزا شریف احمد۔ گواہ شد عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد۔ گواہ شد مرزا شریف احمد شوہر موصیہ۔

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ عزیزم شمس الدین مبارک میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ امتحان ۳ راکتوبر سے شروع ہے۔ تمام احباب جماعت سے نمایاں کامیابی اور آئندہ علمی ترقیات اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

راجوری میں جماعت احمدیہ کے پُرامن جلسہ میں مخالفین کی ہنگامہ آرائی

(بقیہ صفحہ اوّل)

بے کس و نہتّے احمدی اُن کے سامنے ایک دیوار بن کر کھڑے ہو گئے اور متعدد احمدی اس بچاؤ میں زخمی ہوئے۔ مخالفین نے لاؤڈ سپیکر کی تاروں کو کاٹ کر اس کی بعض اشیا پر قبضہ کر لیا۔ بعض احمدیوں سے اُن کی چھتری اور نقدی چھین لی اور بعض کی گھڑیاں چھیننے کی کوشش کی گئی۔ جب پولیس بالکل بے بس ہو گئی۔ تو احمدیوں کو اس جلسہ گاہ کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے راستہ میں سے گذر کر ادھر ادھر غیر مسلموں کے مکانوں میں پناہ لینی پڑی اور یہ وقت احباب جماعت کے لئے بہت ہی سراسیمگی کا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد کچھ دوست مبلغین کے ہمراہ کچہری پہنچ گئے۔ اور پھر پولیس کو فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ اور وہ آکر کچہری میں موجود افراد کو تھانہ لے گئی۔ تھانہ میں بھی پہلے سے ہمارے کچھ زخمی بھائی پہنچ چکے تھے۔ تھانہ میں اس وقت ایس۔ ایچ۔ او۔ کے علاوہ جناب اے۔ سی۔ صاحب راجوری۔ جناب ڈی۔ ایس۔ پی صاحب راجوری۔ جناب تحصیلدار صاحب راجوری موجود تھے۔ اُن کے سامنے سب معاملہ کو پیش کیا گیا۔ اِسی دوران ہندو اور سکھ احباب بھی آئے اور اِس واقعہ پر اظہارِ افسوس بھی کیا اور حکام سے مطالبہ کیا کہ اس علاقہ میں ہم اقلیت کے تحفظ کا کیا انتظام کریں گے۔ جناب اے۔ سی۔ صاحب نے فوراً سرکاری ڈاکٹر کو بُلا کر زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور تھانہ میں رپورٹ کا اندراج کروایا۔ اور یقین دلایا کہ جنہوں نے یہ فتنہ برپا کیا ہے اور قانون شکنی کی ہے، ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

اسی رات کو جماعت کی طرف سے ایک درخواست جناب ڈی۔ سی صاحب راجوری کو دی گئی کہ ہم ۱۱ر ستمبر کو پھر ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ جناب ڈی۔ سی صاحب نے نہ صرف اس جلسہ کی اجازت دی بلکہ جلسہ کے لئے جگہ بھی خود ہی تجویز کی کہ ڈاک بنگلہ کے باز و میں جو میدان ہے اس میں کر لیا جائے جس کے لئے ہم اُن کے ممنون ہیں۔

دوسرے روز یعنی ۱۱ر ستمبر کی صبح ہمارے مبلغین جناب ڈی۔ سی صاحب اور جناب ایس۔ پی صاحب سے ملے۔ اور اُن کے سامنے کل کے جلسہ اور مخالفین کی ہلڑ بازی کا ذکر کیا تو انہوں نے یقین دلایا کہ آپ کا آج کا جلسہ انشاء اللہ بالکل پُرامن ہوگا۔ اور ہم نے حفاظت کا معقول انتظام کر لیا ہے۔ چنانچہ یہ جلسہ حسب پروگرام زیر صدارت محترم مولوی امینی صاحب منعقد ہوا۔ اور بخیر و خوبی سوا ایک بجے ختم ہوا۔ اِس جلسہ میں خود ڈی۔ سی۔ صاحب، ایس۔ پی صاحب ایس۔ پی۔ سی آئی ڈی صاحب۔ اے۔ سی صاحب وغیرہ موجود رہے۔

اس جلسہ کے اختتام پر مخالفین کی ریشہ دوانیوں کے بارے میں جو ریزولیشن متفقہ طور پر پاس ہوا اس کو درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ متعلقہ حکام اس بارے میں مناسب کارروائی فرمائیں۔

جو اطلاعات ہم کو مل چکی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ہنگامہ آرائی میں حکومت کے ملازمین، ٹیچرز اور پٹواری وغیرہ پیش پیش تھے۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

ریزولیشن

پاس کردہ در جلسہ راجوری منعقدہ ۱۱/۹/۷۳

جماعت احمدیہ ایک پُرامن اور خالص مذہبی جماعت ہے جس کا سیاسیات سے کوئی سروکار نہیں۔ اس جماعت نے راجوری میں اپنا ایک خالص مذہبی جلسہ مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۷۳ء کو منعقد کرنے کے لئے پہلے ہی سے افسرانِ بالا سے تحریری اجازت حاصل کر لی تھی۔ اور مقامی شر پسند عنصر کے فتنہ و فساد کے منصوبہ کے بارہ میں بھی حکام بالا کو مطلع کر دیا گیا تھا۔

ہماری حکومت ایک جمہوری اور سیکولر حکومت ہے۔ اور اس میں مذہبی آزادی اور اس کے پرچار کے ہر ایک کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔

جونہی یہ جلسہ شروع ہوا شر پسند عنصر نے پولیس کی موجودگی میں اپنے سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق اس جلسہ میں ہنگامہ برپا کیا۔ اور مظلوم احمدیوں کو زد و کوب اور مجروح کیا اور مقدس آئین میں دیئے گئے حقوق کو پامال کرتے ہوئے پولیس کو بے بس کر کے خود اس جلسہ گاہ پر قبضہ کیا اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف تقاریر شروع کیں اور احمدیوں کو کس مپرسی کی حالت میں اس مقام سے اپنی جانیں بچانا پڑیں۔ بعد میں کل اور آج ذمہ دار حکام جناب ڈی۔ سی صاحب راجوری، ایس۔ پی صاحب راجوری اور اے۔ سی صاحب راجوری ڈی۔ ایس۔ پی صاحب راجوری، اور تحصیلدار صاحب راجوری اور پولیس کے دیگر حکام کو صورتِ حالات سے اطلاع دی گئی۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع پونچھ و راجوری کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومتِ جموں و کشمیر سے درخواست کرتا ہے کہ

(۱) — وہ اس معاملہ کی مکمل تحقیق کرے کہ اس جمہوریت کے دَور میں ذمہ دار حکام کی موجودگی میں شر پسند عنصر کو ایسا فتنہ پیدا کرنے کا موقع کیوں اور کیسے ملا۔ اور اس کے پس پردہ کس کا ہاتھ ہے؟ اور ایسے شر پسند عنصر کی اصلاح و تادیب کے لئے جنہوں نے نہ صرف امن کو برباد کیا بلکہ غیر مسلم اقلیت میں بھی خوف و ہراس پیدا کر دیا کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے ذمہ دار حکام کے پاس پہنچے۔ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ اور ذمہ دار حکام اور پولیس اِس صورتِ حال کو کنٹرول کرنے میں کیوں ناکام رہی ہے؟ جبکہ ان کو پہلے سے ہی سب صورتِ حالات سے ہم نے بھی اور سی آئی ڈی کے افسران نے بھی مطلع کر دیا تھا۔ حالانکہ اسی جگہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۲ء میں جماعتِ احمدیہ کے جلسے کامیاب اور پُرامن طریق پر منعقد ہو چکے ہیں۔

(۲) — نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شہر راجوری اور اس کے مضافات میں ہماری جماعتِ احمدیہ کے دوست پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ذمہ دار حکام ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کا معقول انتظام کرے۔ تاکہ شر پسند عنصر بلا وجہ ان کو پریشان نہ کرے۔

(۳) — اِس ریزولیشن کی نقول :-

۱۔ پرائم منسٹر صاحب گورنمنٹ آف انڈیا۔ دہلی۔
۲۔ چیف منسٹر صاحب سری نگر۔
۳۔ ہوم منسٹر صاحب جموں و کشمیر۔
۴۔ آئی۔ جی۔ پی۔ صاحب۔
۵۔ ڈی۔ آئی۔ جی صاحب (سی آئی ڈی)
۶۔ ڈی۔ سی۔ صاحب راجوری۔
۷۔ ایس۔ پی۔ صاحب راجوری۔
۸۔ ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔
۹۔ اور پریس

کو بھجوائی جائیں۔

گالیاں سُن کے دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دِکھاؤ اِنکسار

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم ایس۔ آر۔ عبدالرؤف صاف و بنائیکا سوپ ورکس شیموگہ کو دُوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ نیز لمبی عمر والا اور خادمِ دین ہو آمین۔ اِس خوشی میں موصوف نے پچیس ۲۵ روپے شکرانہ فنڈ اور پچاس ۵۰ روپے اعانتِ بدر میں دیئے ہیں۔ نیز موصوف ایک نیا کام شروع کرنے والے ہیں اس کے بابرکت ہونے کے لئے بھی درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کرم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔

AZAD TRADING CORPORATION
58/1 Pheurs Lane Calcutta-12.

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزے حاصل کرنے کے لئے آپ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔

کوالٹی اعلیٰ اور نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ:- "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 23-5222